۲۰۔قال رسول اللہ ﷺ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک بہترین جگہیں مسجدیں ہیں

(صحیح مسلم، رقم الحدیث 288)

۱۔انسان کی زندگی کے دو پہلو ہیں۔ایک ملکوتی وروحانی، یہ نورانی اور لطیف پہلو ہے، اور دوسرا مادی جو ظلماتی اور کثیف پہلو ہے۔روحانی پہلو کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا ذکر جیسے اعمال ہیں اور انہیں اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و محبت کا مستحق ہوتا ہے اور ان مبارک اشغال و اعمال کے خاص مراکز مسجدیں ہیں۔اس وجہ سے "بیت اللہ" کو ایک خاص نسبت حاصل ہے۔

۲۔حدیث مبارکہ کی اصل مقصد یہ ہے اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ مسجدوں سے زیادہ سے زیادہ تعلق رکھیں اور ان کو اپنا مرکز بنائیں۔

۳۔ ایک اور حدیث پاک سے ثابت ہے ایسے شخص کو اللہ کی سایہ رحمت کی بشارت سنائی گئی ہے جس کا حال یہ ہو کہ مسجد سے باہر ہونے کی حالت میں بھی اس کا دل مسجد میں اٹکا رہے۔

۴۔ مرد حضرات کے لیے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے پر ۲۵ گنا ثواب زیادہ ملتا ہے بنسبت گھر یا دکان میں نماز پڑھنے سے۔ ہر قدم پر ایک درجہ کی بلندی اور ایک گناہ کی معافی نصیب ہوتی ہے۔

۵۔ ان باتوں سے ثابت ہوا کہ مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز اور دین مقدس کا شعار و نشان ہے اس لیے اس کے ساتھ مخلصانہ تعلق اور اس کی خدمت و نگہداشت اور اس بات کی کوشش کرنا کہ وہ اللہ کے ذکر و عبادت سے آباد رہیں، یہ سب سچے ایمان کی نشانی اور دلیل ہے۔

۶۔ آخرت میں ہر عمل کا صلہ اس کے مناسب عطا ہوگا۔ ایک حدیث پاک سے ثابت ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کے لئے مسجد بنائے تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک شاندار محل تعمیر فرمائیں گے۔

۷۔ مساجد کا بہت زیادہ شان وشوکت اور آزائش وزیبائش کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے اور ایسا کرنا قرب قیامت کی نشانیوں میں بتایا گیا ہے۔

۸۔ مساجد چونکہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے تو وہاں خرید وفروخت اور دنیاوی باتیں کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

۹۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں صحابیات رضی اللہ عنھم کا رسول اللہ ﷺ سے سچی ایمانی محبت کی وجہ سے ان کی دلی خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کریں۔ چونکہ سچی ایمانی محبت اور اس زمانے میں فتنے کا اندیشہ بھی نہیں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ عورتیں اگر رات کو مسجدوں میں جانے کی اجازت چاہیں تو ان کو اجازت دے دو۔

۱۰۔ بہرحال یہ اجازت دینے کا حکم اس وقت کا ہے جب کہ عورتوں کے مسجد جانے میں کوئی برائی کا خطرہ اور فتنہ کا اندیشہ نہیں تھا۔ حضور ﷺ کے رحلت فرمالینے کے بعد ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو دیکھتے جو عورتوں نے اپنے (طرز زندگی میں) اب پیدا کر لی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کو مسجدوں میں جانے سے منع فرما دیتے۔

۱۱۔ بقول حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اسی بناء پر جمہورِ صحابہ کی یہ رائے ہو گئی تھی کہ اب عورتوں کو مسجد میں نہ جانا چاہیے۔ بعد کے زمانوں میں ان تبدیلیوں میں جو اور ترقی ہوئی اور ہمارے معاشرے کی خرابیوں میں جو بے حساب اضافہ ہوا اس کے بعد ظاہر ہے کہ اس کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین